سرینام کے مسلمان

مفتی جنید انور

سرینام، جنوبی امریکہ میں گیانا اور فرانسیسی گیانا کے درمیان واقع ہے، اس کے شمال میں بحر اوقیانوس، مشرق میں فرانسیسی گیانا، مغرب میں گیانا اور جنوب میں برازیل ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۶۳،۲۷۰ مربع کلومیٹر ہے۔ ۹۷ فیصد رقبہ پر جنگلات اور لکڑی پائی جاتی ہے، 3 فیصد رقبہ میں شہری علاقے و متفرق زمین ہے۔ کل آبادی ۴۳۸،۱۴۴ ہے، جب کہ مسلمانوں کی تعداد ۹۶،۳۹۱ ہے۔ جو کل آبادی کا ۲۲ فیصد ہے۔ ہندو ۲۵ فیصد ہیں، رومن کیتھولک مسیحی ۲۰ فیصد، پروٹسٹنٹ ۱۹ فیصد اور دیگر مختلف عقائد کے حامل لوگ آباد ہیں۔ تعلیم میں ۹۵ فیصد مرد خواندہ اور خواتین ۹۵ فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔ سرکاری زبان ڈچ ہے، مگر انگریزی عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ہندی زبان بھی بولی جاتی ہے۔

سرینام کو ہالینڈ کی حکومت نے ۱۶۶۷ء میں شمالی امریکہ میں اپنے مقبوضات کے بدلے میں برطانیہ سے حاصل کیا تھا۔ مگر پھر اس کے بعد دو مرتبہ انگریزوں نے اس پر قبضہ کیا۔ پہلا قبضہ ۱۷۹۹ء سے ۱۸۰۲ء تک رہا اور دوسری مرتبہ کا قبضہ ۱۸۰۴ء سے ۱۹۱۸ء تک رہا، پھر ہالینڈ کی حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔ ۱۹۷۳ء اور ۱۹۱۸ء کے درمیانی عرصے میں ہندوستان سے زرعی مزدور لائے گئے جن میں مسلمان بھی شامل تھے۔ تقریباً اسی زمانے میں انڈونیشیا سے بھی مزدور درآمد کئے گئے جن کا تعلق جاوا سے تھا اور اکثریت مسلمان تھی۔ یہ سلسلہ ۱۹۳۵ء تک جاری رہا۔ ۲۵ نومبر ۱۹۷۵ء کو سرینام آزاد ہوا، مگر شروع کے ۱۳ سال تک فوجی حکومت رہنے کے بعد جنوری ۱۹۸۸ء میں جمہوری حکومت قائم ہوئی۔ دارالحکومت پارامار یبو ہے۔ ۱۹۵۱ء میں مسلم آبادی ۵۲،۰۰۰ نفوس پر مشتمل تھی۔

۱۹۶۴ء میں یہاں کے مسلمانوں کی تعداد ۶۴،۰۰۰ تھی۔ مسلمانوں میں ستر فیصد انڈونیشیائی اور تیس فیصد ہندوستانی ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں یہ تعداد بڑھ کر ایک لاکھ دو ہزار ہوگئی۔ ۶ء میں ۱۰۶،۰۰۰ (ایک لاکھ چھ ہزار)۔ آزادی کے بعد چونکہ کمیونسٹ عناصر اقتدار میں آگئے تھے اور ان کے مظالم کی وجہ سے کئی ہزار افراد ملک چھوڑ کر امریکہ اور ہالینڈ نقل مکانی کر گئے تھے۔ اس لحاظ سے ۱۹۷۵ء کے بعد سے مسلمانوں کی آبادی میں کمی آئی ہے، مگر مجموعی تناسب کے لحاظ سے مسلمان ابھی بھی اسی اکثریت میں ہی، جس میں نقل مکانی سے قبل تھے۔

تعلیمی حالت (قدیم اور جدید): ۱۹۸۱ء تک مساجد کی تعداد پچاس تھی۔ سب سے پہلی مسجد ۱۹۰۶ء میں Wanica کے مقام پر انڈونیشی مسلمانوں کے تعاون سے قائم ہوئی۔ دارالحکومت پارامار یبو کی جامع مسجد ۱۹۳۲ء میں تعمیر کی گئی۔ اکثر مساجد

دیوبندی، بریلوی اختلاف کے سبب بند پڑی تھیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اکثر مسلم گھرانے کالے افریقیوں کے تشدد کے خوف سے ہالینڈ چلے گئے تھے۔ ۱۹۸۱ء تک بیس مدرسے تھے، جن کے ساتھ جدید اسکول بھی قائم تھے۔ جن میں طلبہ کو عصری اور اسلامی تعلیم دی جاتی تھی۔ طلبہ کی کل تعداد ایک ہزار تھی۔ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل مسلمان بھی تھے، مگر تعداد میں کم۔

موجودہ حالت: ابھی سرینام میں ۱۵۰ کے لگ بھگ مساجد ہیں، اور اکثر میں نماز کی ادائیگی ہوتی ہے۔ مدارس کی تعداد میں گو قابلِ ذکر اضافہ نہیں ہوا، مگر طلبہ کی ایک متعدبہ تعداد ان میں اسلامی تعلیمات حاصل کر رہی ہے، مگر اس کا معیار کچھ خاص نہیں۔ اس لئے کہ اساتذہ کے حوالے سے سرینام کے مسلمانوں کو مشکلات کا سامنا ہے، اور معیاری اساتذہ کے نہ ہونے کے سبب اسلامی تعلیمات صحیح طور پر منتقل نہیں ہو پا رہی ہیں۔

تنظیمیں: سرینام کے مسلمانوں کی کئی تنظیمیں ہیں: ۱- سرینام اسلامک ایسوسی ایشن، ۲- سرینام مسلم ایسوسی ایشن، ۳- آل مسلم آرگنائزیشن، ۴- محمدیہ اسلام، ۵- سرینام میں اسلامی دینی حلقوں کی فاؤنڈیشن۔ مگر اب یہ اور دیگر مسلم تنظیمیں ایک مرکزی تنظیم کے تحت متحد ہوگئی ہیں، جس کا نام ''مجلس مسلمین سرینام'' ہے، اس کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمال الدین ہیں، یہ تنظیم اسلامک کونسل آف ساؤتھ امریکہ کی رکن ہے۔ واضح رہے کہ سرینام مسلم ایسوسی ایشن نامی تنظیم بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتی ہے، اور اس کا قیام ۱۹۵۵ء میں مولانا عبدالعلیم صدیقی، مولانا شاہ احمد نورانی مرحوم اور مولانا فضل الرحمٰن انصاری کے دورے کے موقع پر عمل میں لایا گیا۔

عمومی حالت: سرینام کے مسلمانوں کی اکثریت کا تعلق نچلے اور درمیانی طبقے سے ہے اور زیادہ تر زرعی کام کرنے والے ہیں۔ انڈونیشی مسلمان شمالی ساحل کے ساتھ ساتھ آباد ہیں اور ان کا پیشہ چاول کی کاشت اور ماہی گیری ہے، فقہی مسلک کے لحاظ سے انڈونیشی مسلمان شافعی مسلک کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی مسلم زیادہ تر نچلے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمان زیادہ پڑھے لکھے اور خوشحال ہیں، نیز اچھے عہدوں پر بھی فائز ہیں۔

مسلمانوں کا شخصی قانون نافذ ہے۔ قرآن کریم اور اس کے ولندیزی ترجمے آسانی سے مل جاتے ہیں، مگر اسلامی کتب کی فراہمی مناسب نہیں ہے۔ فی الحال موجودہ حکومت نے مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی دی ہوئی ہے۔ مذہبی اور ثقافتی تقریبات اور تشخص کی برقراری کے لئے مسلمان زیادہ تر خود انحصاری پر بھروسا کرتے ہیں، ان کے برعکس عیسائی اور ہندو فرقے کو ان کے سرکردہ ممالک مثلاً امریکہ اور بھارت سے امداد ملتی ہے۔ ۱۹۷۵ء میں سرینام کی آزادی کے بعد سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد یہاں سے نقل مکانی کر چکی ہے، جن میں سے تقریباً ۲۰ ہزار مسلمان ہالینڈ ہجرت کر چکے ہیں۔ حالاتِ حاضرہ اور دیگر مشکلات کے سبب مسلمان بھی اس مشہورِ زمانہ "Boain-Drain" سسٹم کا شکار ہو رہے ہیں، جس کی بدولت پوری دنیا کے قابل، محنتی اور ذہین دماغ مول کو ترغیبی اور سہولیاتی انداز میں امریکہ اور مغربی یورپ میں جمع کر لیا جاتا ہے۔ ان تمام مشکلات و مصائب کے باوجود ڈاکٹر اسحاق جمال الدین (صدر: مجلس مسلمین سرینام) اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ:

''پچھلی دو دہائیوں میں مذہبی رجحان میں خوشگوار اضافہ دیکھنے میں نظر آرہا ہے، اگرچہ یہ ہلکا اور آہستہ ہے، مگر مسلسل اور مستقل ہے۔ امید ہے کہ اگلے کچھ برسوں میں سرینام جنوبی امریکہ کا سب سے زیادہ مسلم تناسب رکھنے والا ملک ہوگا''۔ ☆......☆